روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 25 مئی 2010ء 10 جمادی الثانی 1431 ہجری 25 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 113

پناہ لینے سے انکار کردیا

حضرت عمرؓ نے اسلام کا اعلان کیا تو مشرکین سردار آپؓ پر حملہ آور ہوئے۔ایک دفعہ عتبہ آپ سے گتھم گتھا ہوگیا۔کفار کے پورے مجمع کے مقابل پر حضرت عمرؓ نے بسا اوقات پورا پورا دن ڈٹ کر مقابلہ کیا۔جو حملہ آور ان کے قریب آتا اسے پکڑ لیتے۔حضرت عمرؓ نے اس موقع پر اعلانیہ کہا کہ ''اگر ہم مسلمان تین سو افراد ہوگئے تو اے مشرکو! یا تمہیں مکہ کو چھوڑنا ہوگا یا ہم اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے''۔حضرت عمرؓ کے رشتے کے ماموں عاص بن وائل کو اس شدید مخالفت کا پتہ چلا تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو اپنی پناہ میں لینا چاہا۔حضرت عمرؓ جیسے بہادر انسان نے گوارا نہ کیا کہ ان کے کمزور مسلمان بھائی تو ماریں کھائیں اور وہ حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنے طاقتور رشتہ داروں کی پناہ لے لیں۔

(اسد الغابہ جلد 4 ص57 و مجمع الزوائد جلد9 ص64)

الٰہی جماعتوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیاروں کو ہی فتحیاب کرتا ہے

مظالم پر صبر اور انہیں برداشت کرنے کے نتیجہ میں دین حق کا پیغام دنیا میں پھیل گیا

ہم میں سے ہر ایک جو ثبات قدم کا مظاہرہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 رمئی 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 مئی 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ الفرقان آیت 32 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں اور ان کی جماعتوں کی ہمیشہ مخالفت کی جاتی ہے، ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا جاتا ہے، مخالفت کرنے والے یہ لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ مجرموں میں سے ہیں۔جب خدا کے نام پر خدا کے پیاروں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تو پھر ان مجرموں کے جرم اور بھی زیادہ بڑھتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ مخالفتیں اور تکلیفیں مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتے اور آخر کار خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ ہی جیتا کرتے ہیں اور مخالفین اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ماننے والوں پر مکہ میں طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔لیکن آپؐ ہر ظلم پر خود بھی صبر فرماتے اور اپنے ماننے والوں کو بھی صبر کی تلقین فرماتے۔یہی وجہ تھی کہ ان ظلموں سے سعید روحوں کو اور زیادہ توجہ پیدا ہوئی اور اسلام کا پیغام مکہ سے نکل کر دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔پس مخالفین کی طرف سے ظلم و بربریت اسلام کے پیغام کو دبانے کی بجائے دنیا میں پھیلانے کا باعث بن گئی۔پس خدا فرماتا ہے کہ اس مخالفت سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہی مخالفت بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مدد کے لئے زمینی و آسمانی نشان دکھاتا ہے جب وہ چاہتا ہے اور مجرموں کی ہلاکت کے لئے اپنی گہری تجلیات بھی دکھاتا ہے۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت ہوئی، استہزاء بھی کیا گیا، آپ کے ماننے والوں کو وقتاً فوقتاً تکلیفیں بھی دی جاتی رہیں اور دی جاتی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ مخالفین کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی اور یقیناً کامیابیاں مسیح موعود کی جماعت کو ہی ملنی ہیں۔کیونکہ وہ اپنے پیاروں کیلئے بہت غیرت دکھاتا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔

حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے حالات بیان کرکے ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔پاکستان کے عمومی حالات اور بعض آفات کا ذکر کرکے خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں قائم کرنے، اس کی طرف جھکنے اور اسی سے مدد چاہنے کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب کراچی کو راہ مولیٰ میں قربان کئے جانے پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور پھر فرمایا کہ ہماری طرف سے تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور ہم نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور صبر کرتے چلے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے 80 سے زائد کتب دین حق کے دفاع میں لکھیں اور دین حق کی بالادستی ثابت کی۔آنحضرت ﷺ کے مقام کو اپنے ماننے والوں کے دلوں میں قائم فرمایا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کیلئے اپنی جان ہلکان کی، اپنے پیچھے ایسی جماعت چھوڑی جو اس مشن کو آگے بڑھا رہی ہے، آپ کے کارناموں کا ہر انصاف پسند نے اقرار کیا۔حضور انور نے اس بارے میں غیروں کی بعض تحریرات پیش کیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اس خدا کا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا اور اس کے کلام کا جلال ظاہر کروں، میرے لئے بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے اور دعوت مولیٰ میں ان سب کو شریک کرلوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے دائمی زندگی کی خوشخبری پا رہے ہیں وہاں ہم میں سے ہر ایک جو ثبات قدم کا مظاہرہ کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیار کو یقیناً جذب کرنے والا ہے۔پس اس روح کو کبھی مرنے نہ دیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔حضور انور نے آخر پر مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب آف کراچی کی راہ مولیٰ میں قربانی، مکرم عطا محمد صاحب سرگودھا اور مکرم احمد محمد حاتم حلمی الشافی ابن مکرم ڈاکٹر محمد حاتم صاحب آف مصر کی وفات پر ان تمام مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ گلشن اقبال کراچی کے مخلص احمدی دوست مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب مورخہ 19 مئی 2010ء کی صبح پونے ایک بجے نامعلوم افراد کی فائرنگ کی وجہ سے بعمر 48 سال راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔آپ تقریباً ساڑھے بارہ بجے اپنا میڈیکل سٹور واقع دستگیر بلاک نمبر 15 بند کرکے گھر جا رہے تھے کہ دو نامعلوم افراد نے موٹر سائیکل پر پیچھا کیا، کچھ فاصلے پر بلاک 15 کے اندر ہی اندھیرے میں ان کو روکا، کنپٹی پر فائر کر دیا جس کی وجہ سے آپ موقع پر ہی قربان ہوگئے۔

عباسی شہید ہسپتال میں پوسٹ مارٹم اور ضروری کارروائی کے بعد مورخہ 19 مئی کو بعد نماز ظہر بیت الذکر عزیز آباد میں مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی۔سہ پہر ساڑھے چار بجے ملت ایکسپریس پر جنازہ کراچی سے روانہ ہوا اور اگلے دن 20 مئی کو صبح گیارہ بجے فیصل آباد پہنچا اور پھر تقریباً ساڑھے بارہ بجے دن دارالضیافت ربوہ جنازہ لایا گیا۔

باقی صفحہ 7 پر

مکرم رائے عطا محمد منگلا صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ چک 152 شمالی ضلع سرگودھا کے مخلص احمدی مورخہ 16 مئی 2010ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئے۔

اس دن آپ اپنے حلقہ کی بیت الذکر میں ڈیوٹی دے رہے تھے کہ سول وردی میں پولیس آگئی اور کہا کہ

باقی صفحہ 7 پر

مکرم شیخ لطیف احمد صاحب

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 2009ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ یوکے نے امسال 2 تا 4 اکتوبر 2009ء کو بمقام اسلام آباد تین روزہ سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ امسال اجتماع کا ایک خصوصی امر یہ تھا کہ ان ہی ایام میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے بھی اپنا اجتماع اسلام آباد میں منعقد کیا جس کی وجہ سے ایک چھوٹے جلسہ جیسا ماحول بن گیا۔ حضور انور کی مشفقانہ اجازت سے یہ دونوں اجتماعات تجرباتی طور پر اکٹھے ایک ہی جگہ منعقد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بھرپور طور پر کامیاب رہے۔

اجتماع کا پہلا دن

مورخہ 2/اکتوبر 2009ء کی شام اجتماع کے افتتاحی اجلاس کے آغاز سے قبل لوائے انصاراللہ لہرانے کی تقریب منعقد کی گئی۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے لوائے برطانیہ جبکہ صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ محترم ولید احمد صاحب نے لوائے انصاراللہ لہرایا۔ دعا کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم امیر صاحب برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد انصاراللہ دہرانے کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کی ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے خدام اور اطفال کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب کے بعد ''تربیت فورم'' میں حاضرین اجتماع کی خاندانی اقدار، بچوں کی تربیت کے مسائل سے متعلق سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا جن کے محترم امیر صاحب نے تفصیلی جوابات دیئے۔ دعا سے اس اجلاس کا اختتام کیا گیا۔ امسال اجتماع میں پہلی مرتبہ ''باربی کیو'' کے نئے پروگرام کی ابتداء کی گئی جس میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے انتہائی دلچسپ بنادیا۔ تمام شرکاء نے اس پروگرام کو بے حد پسند کیا۔

اجتماع کا دوسرا دن

ہفتہ 3/اکتوبر 2009ء کو مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کی زیرصدارت اجلاس دوم کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے مقابلے کروائے گئے۔ صدر اجلاس نے ذکر حبیب کے عنوان پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔ بعدازاں قائد صاحب صحت جسمانی کی نگرانی میں ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کیا گیا۔

اجتماع کے تیسرے اجلاس میں مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب ریجنل مشنری کی صدارت میں ایک دعوت الی اللہ فورم منعقد ہوا۔ مکرم مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے خدا کی خاطر قربانی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کیمیدان میں بزرگان سلسلہ کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ صدر اجلاس نے دعوت الی اللہ کے موضوعات سے متعلق حاضرین فورم کے سوالات کے تفصیل سے جوابات دیتے ہوئے کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے دین کا علم حاصل کرنے، حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنے اور حضور انور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اجتماع کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم عطاء المجیب راشد صاحب، مشنری انچارج برطانیہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدازاں ''صلوٰۃ فورم'' کا انعقاد ہوا۔ مکرم منیرالدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے ''نماز کی اہمیت'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے قرآنی آیات، احادیث، حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے حوالہ سے ادائیگی نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ محترم امام صاحب نے حضرت مسیح موعود اور حضور انور کے خطابات کے حوالہ جات کی روشنی میں حاضرین کو اپنے گھروں میں نماز کے قیام کی پُرزور تحریک فرمائی۔ آخر میں دعا سے یہ فورم اختتام پذیر ہوا۔

رات آٹھ بجے محترم امیر صاحب برطانیہ کی زیرصدارت ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں امسال مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیراہتمام منعقد کی گئی چیریٹی واک میں جمع ہونے والی عطیہ جات کی رقوم کے چیک برطانیہ کے مختلف چیریٹی اداروں کے نمائندگان میں تقسیم کئے گئے۔

اجتماع کا تیسرا دن

4/اکتوبر 2009ء کو محترم عبدالسمیع خان صاحب (ایڈیٹر روزنامہ الفضل) کی زیرصدارت اجلاس پنجم منعقد کیا گیا جس میں مختلف ریجن کی ٹیموں کے مابین ایک کوئز مقابلے کا انعقاد ہوا۔ تعلیم القرآن کے بارے میں مکرم حافظ فضل ربی صاحب کی تقریر کے بعد صدر اجلاس نے سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چند درخشاں پہلو اجاگر کرتے ہوئے شرکاء کو اسوہ حسنہ کی پیروی کی تحریک فرمائی۔ اس اجلاس کے بعد سپورٹس کے فائنل مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔

بعدازاں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے اجتماع کے آخری سیشن کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کی کارروائی ٹی وی کے ذریعہ انصاراللہ کے پنڈال میں دکھائی گئی۔ بعدازاں انصاراللہ کے سپورٹس سیشن میں رسہ کشی کا فائنل مقابلہ منعقد ہوا جسے دیکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہ شفقت تشریف لائے۔ یہ خاصا دلچسپ مقابلہ رہا اور حاضرین بھی بہت محظوظ ہوئے۔

دوپہر کے کھانے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تمام انصار نے حضور انور کی نیابت میں انصاراللہ کا عہد دہرانے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد محترم صدر صاحب انصاراللہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش فرمائی۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ریجنل اور انفرادی سطح پر اول پوزیشن حاصل کرنے والے انصار نے اور دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس اور ریجن کے زعماء کرام نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اپنے اختتامی خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دین کی صحیح تصور پیش کرنے کی ذمہ داری انصاراللہ کی ہے۔ اس لئے اپنے پاک نمونوں کے ذریعہ خدام، اطفال اور لجنہ کی تربیت کریں اور ان کو ان نمونوں پر چلانے کی کوشش کریں۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(ماہنامہ انصارالدین برطانیہ نومبر دسمبر 2009ء)

اہل وفا ہو جاؤ

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کیلئے آب بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم
کوچہ یار یگانہ کے گدا ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

کلام محمود

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

تقویٰ میں ترقی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ہماری روحانی ترقی نہیں ہوتی ہماری دعوت الی اللہ میں بھی برکت نہیں پڑسکتی

روحانی ترقی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک آپ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا نہیں کرتے

ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق دعوت الی اللہ کے نئے نئے راستے تلاش کریں۔ مربیان کے ہفتہ میں ایک دن یا سال میں چند دنوں کے دعوت الی اللہ کے پروگرام بنانے سے پیغام نہیں پہنچ سکتا

آج کل دنیا کو امن اور معاشی حالات پر بھی کچھ کہنے سننے کا شوق ہے۔ اس کے مطابق لٹریچر مہیا ہونا چاہئے

جو واقفینِ نو بچے ہیں ان میں سے ایک تعداد جو یہاں کے پلے بڑھے ہیں اور جن کو سپینش زبان بھی اچھی طرح آتی ہے اور نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو جامعہ میں جانے کے لئے بھی پیش کریں

سپین میں دعوت الی اللہ کے کام کو تیز تر اور وسیع تر کرنے کے سلسلہ میں اہم ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9/اپریل 2010ء بمطابق 9/شہادت 1389 ہجری شمسی بمقام بیت بشارت۔ پیدروآباد (سپین)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا کام احیائے دین ہے۔ وہ دین جو زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنی عظمت تقریباً کھو چکا تھا۔ وہ ساکھ جو اس دین کی تھی وہ اس طرح نظر نہیں آتی تھی، جس پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ مثلاً دنیاوی لحاظ سے اس ملک میں ہی چند صدیوں کے عروج کے بعد ایسا زوال آیا کہ (۔) کا نام ہی اس ملک سے ختم کر دیا گیا اور جو (۔) پر قائم رہنا چاہتے تھے انہیں بھی عیسائی بادشاہوں نے ظلم کا نشانہ بنا کر جبر سے عیسائی بنا لیا یا کم از کم ظاہری اقرار کروالیا اور پھر آہستہ آہستہ ان کی نسلوں سے (۔) ختم ہی ہو گیا۔ روحانی لحاظ سے (۔) کا یہ حال تھا کہ ہر جگہ عیسائی مبلغین اپنا زبردست جال بچھا کر (۔) کو عیسائیت کے جال میں پھانستے چلے جا رہے تھے۔ یا یوں کہہ لیں کہ (۔) اپنی روحانی کمزوری کی وجہ سے ان کے جال میں پھنستے چلے جا رہے تھے۔ ہندوستان جو (۔) بزرگوں اور اولیاء کی وجہ سے (۔) کا قلعہ کہلاتا تھا اس میں بھی لاکھوں (۔) عیسائیت کی آغوش میں جا کر خود روحانی موت کی آغوش میں گر رہے تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرما کر...... کی نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا فرمائے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر تمام مذاہب کے ماننے والوں پر (۔) کی خوبصورت تعلیم کا سب مذاہب سے اعلیٰ ہونا ثابت فرمایا۔ عیسائی پادری جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فوقیت اور برتری دیتے تھے، اس کی حقیقت کو اس طرح حضرت مسیح موعود نے سامنے رکھا کہ عیسائی پادری جو چند سالوں میں پورے ہندوستان میں عیسائیت کے غلبہ کی باتیں کرتے تھے، اپنے دفاع پر مجبور ہوئے۔ بلکہ میدان سے ہی بھاگ گئے۔

(The Mission by Rev. Robert Clark M.A. page 234. London
Church Missionary Society Salisbury Sqaure. E.C. 1904) دیباچہ تفسیر القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ 30 ۔ ایڈیشن 1934ء)

اور اپنے ماننے والوں کو یہ ہدایت دینے لگ گئے کہ احمدیوں سے کسی قسم کی بحث نہیں کرنی۔ ورنہ وہ تم پر (۔) کی برتری ثابت کر کے تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 95 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پادریوں نے یہاں تک تسلیم کیا کہ جو (۔) حضرت مسیح موعود پیش کر رہے ہیں۔ اور جس طرح کی تعلیم آپ پیش کر رہے ہیں اس نئے (۔) کی وجہ سے (جو ان کی نظر میں نیا تھا لیکن حقیقی (۔) تھا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہو رہی ہے۔

(The Offical Report of the Missionary Conference of the Anglican Comunion, 1894. page 64) بحوالہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسلم ہندوستان اور انگریز از جمیل احمد بٹ صفحہ 224 طبع اول 2003ء)

جیسا کہ مَیں نے کہا یہ کوئی نیا .... نہیں تھا جو حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احیائے موتیٰ کے نظارے تھے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دکھائے۔ اور .... کی برتری عیسائیت اور تمام ادیان پر ثابت فرمائی۔

پس جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبہ میں کہہ چکا ہوں، احیائے موتیٰ کا یہ کام آج ہر احمدی کا بھی ہے۔ اپنی حالتوں کو بدلنے کی طرف توجہ کرتے ہوئے اور اپنی عملی کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سپین کی جماعت کے ہر فرد کو بھی اب اس طرف توجہ دینی چاہئے اور سستیاں دُور کرنی چاہئیں۔ ان دلائل سے اور علمی اور روحانی خزانے سے کام لیتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دیئے ہیں، اپنی (۔) کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ بھی واضح ہو کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کی اکثریت عموماً مذہب سے دور ہے۔ اس لئے پہلے تو ان کو مذہب کی ضرورت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین کی طرف لانا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے لئے عملی نمونے اور علمی اور روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے۔ تقویٰ میں ترقی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ہماری روحانی ترقی نہیں ہوتی ہماری (۔) میں بھی برکت نہیں پڑسکتی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی تقدیروں

میں سے تقدیر ہے کہ (۔) کا غلبہ تمام ادیان پر ہونا ہے۔ انشاءاللہ۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ حقیقی اور زندہ دین صرف اور صرف (۔) ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے لئے اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنا ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ پس یہی مقصد ہے جس کے لئے کوشش کی اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ یہی ایک چیز ہے جس کو ہم نے اپنے اوپر بھی لاگو کرنا ہے اور دنیا کو بھی نجات دلانے کے لئے یہ پیغام پہنچانا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307۔ مطبوعہ لندن)

پس حضرت مسیح موعود جس مقصد کے لئے بھیجے گئے، اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود نے ہماری بھی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ اپنی تمام استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کریں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے آج کل یورپ بلکہ پوری دنیا ہی مذہب کے نام پر شرک میں مبتلا ہے، یا خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہے۔ آپ لوگ چونکہ یورپ میں رہتے ہیں اس لئے یورپ کی بات کر رہا ہوں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں پہلے بھی اظہار کر چکا ہوں، ایک وقت تو وہ تھا جب اِس ملک میں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کی آواز ہر طرف گونجا کرتی تھی۔ مختلف جگہوں پر مساجد اس بات کی آئینہ دار ہیں۔ مختلف جگہوں پر دیواروں پر جو الفاظ کُھدے ہوئے ہیں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اس ملک کی فضا میں توحید کے اعلان کی خوشبو رچی بسی ہوئی تھی۔ لیکن ہمارے ہی لوگوں کی روحانی گراوٹ نے توحید کی حفاظت نہ کر سکنے کی وجہ سے جہاں اپنی ذلت کے سامان کئے وہاں اس ملک کو تثلیث کی جھولی میں ڈال دیا۔

اب جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ فیصلہ تو خدا تعالیٰ نے کر لیا ہے کہ دنیا کو توحید پر قائم کرے اور دینِ واحد کی طرف کھینچے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے اس مقصد کے لئے وہ اپنے فرستادے اور انبیاء بھیجتا ہے۔ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو بھی اسی مقصد کے لئے بھیجا ہے اور ہمیں اپنے خاص فضل اور رحم سے یہ توفیق دی کہ ہم حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہماری بیعت کو ہماری زندگی کا آخری مقصد قرار نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد توحید کا قیام ہے اور دنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے تم میری پیروی کرو تبھی تم اس مقصد کو حاصل کرنے والے کہلا سکتے ہو جو میری بعثت کا مقصد ہے۔ لیکن نرمی سے اور نرمی بھی اس وقت آتی ہے جب دلائل پاس ہوں۔ ہمارے مخالفین ہمارے خلاف اسی لئے سخت زبان استعمال کرتے ہیں، گالیاں نکالتے ہیں یا سختیاں کرتے ہیں اور ہمارے خلاف طاقت کا استعمال کیا جاتا ہے کہ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمایا کہ مَیں نے تو قرآنی دلائل سے تمہیں اس قدر بھر دیا ہے کہ غصہ میں آنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اپنی بحثوں میں، باتوں میں نرمی اختیار کرو۔ دنیا پر ثابت کرو کہ (۔) کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کو پھیلنے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔ یہ تو وہ نور ہے جو ہر سعید فطرت کے دل کو روشن کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو وہ اعلیٰ تعلیم ہے جو اخلاقی معیاروں کو بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی کی تعلیم دیتا ہے، وہاں (۔) کی تعلیم حقوق العباد کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلاتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ایک بنیادی بات کی طرف بھی ہمیں توجہ دلا دی کہ یہ پیروی اس وقت تک حقیقی پیروی نہیں کہلا سکتی، تمہاری کوششیں اور تمہاری کاوشیں اس وقت تک ثمر آور نہیں ہو سکتیں جب تک ان کو دعاؤں سے نہیں سینچو گے۔ توحید کے قیام اور دینِ واحد کے پھیلنے کا اصل ذریعہ روحانی ترقی ہے۔ اور روحانی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک تم دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا نہیں کرتے۔ وہ کام جو خدا تعالیٰ کی خاطر اس کی طرف بلانے کے لئے ہو رہا ہو، وہ کام جو خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اس کو تم کس طرح اس سے زندہ تعلق پیدا کئے بغیر سرانجام دے سکتے ہو۔

پس حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دعاؤں سے کام لو، دعاؤں سے کام لو کہ اس کے بغیر کامیابی یقینی نہیں ہو سکتی، اس کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ ہماری فتح تو ہونی ہی دعاؤں کے ذریعہ سے ہے۔ لیکن ساتھ ہی (۔) کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کوشش کے ساتھ دعا ہو تو پھر پھل لگتے ہیں۔ اور دعا کے ساتھ اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنی بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب (۔) کی طرف توجہ دلائی ہے تو ساتھ ہی (۔) کرنے والوں کو عملی حالت کی درستی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ فرمایا۔............ (حٰم سجدۃ:34)۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔ باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو ذرائع میسر ہیں انہیں کام میں لاؤ اور جب موقع ملے، ان بہترین لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے اپنے عمل کی طرف بھی توجہ رکھو۔ وہ نیک اعمال بجا لانے کی کوشش کرو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ قرآنِ کریم میں سینکڑوں ایسے احکامات ہیں۔ بعض حکم ہیں جن کے کرنے کا ایک مومن کو حکم ہے۔ بعض باتیں ہیں جن کو نہ کرنے کا ایک مومن کو حکم ہے۔ تو جب ایک انسان ان چیزوں کے کرنے سے رکتا ہے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اور ان چیزوں کو بجا لانے کی کوشش کرتا ہے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو یہ اعمالِ صالحہ ہیں۔ اب اگر ہم جائزہ لیں تو بہت سی باتیں نیکی کی ایسی ہیں روزمرہ کے گھریلو معاملات میں بھی، معاشرے کے معاملات میں بھی، جماعتی طور پر نظام کی پابندی کرنے کے بارے میں بھی اور عبادات بجا لانے میں بھی جو ہم نظرانداز کر دیتے ہیں۔ تو ایک داعی الی اللہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی ایک شرط اور بہت اہم شرط اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نیک اعمال بجا لانے والا ہو۔ اپنے نیک عمل ہوں گے تو تب ہی دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلایا جا سکتا ہے۔ دوسرے کو بھی کہا جا سکتا ہے کہ آؤ مَیں تمہیں دکھاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادہ نے، ایک شخص نے جو اس زمانے کی اصلاح کے لئے آیا ہے، مجھے ایسے راستے بتائے ہیں جن پر چل کر مَیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بن گیا ہوں یا اس طرف چل کے مَیں بہت لحاظ سے، ایک حد تک اپنے دل میں سکون اور چین پاتا ہوں اور اس طرف میرے ترقی کے قدم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی طرف مَیں اس تعلیم کی وجہ سے متوجہ ہوا ہوں۔ آؤ تم بھی میری باتیں سنو۔ جس طرح مَیں فرمانبردار بننے کی کوشش کر رہا ہوں، تم بھی اس دین کی طرف آؤ اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کی کوشش کرو۔

پس ایک داعی الی اللہ کے لئے یہ ضروری ہے اور صرف یہ داعی الی اللہ کو یاد رکھنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی چاہے وہ فعال ہو کر (۔) کرتا ہے یا نہیں اگر دنیا کے علم میں ہے کہ فلاں شخص احمدی ہے، اگر ماحول اور معاشرہ جانتا ہے کہ فلاں شخص احمدی ہے تو وہ احمدی یاد رکھے کہ اس کے ساتھ احمدی کا لفظ لگتا ہے، اگر وہ (۔) نہیں بھی کر رہا تو تب بھی اس کا احمدی ہونا اسے خاموش داعی الی اللہ بنا دیتا ہے۔ بعض دفعہ غیر احمدیوں اور غیر............ کے مجھے خط آ جاتے ہیں کہ آپ کی جماعت کی نیکی کی تو بڑی شہرت سنی ہے اور آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سب (۔) سے اچھے ہیں، لیکن فلاں احمدی نے مجھے اس طرح دھوکہ دیا ہے، میرا حق اُس سے دلوایا جائے۔ تو ایک احمدی کا ایک عمل، ایک فعل، پوری جماعت کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو انسانی فطرت کی پاتال تک سے واقف ہے جس طرح وہ اپنی مخلوق کو جانتا ہے کوئی اور نہیں جان سکتا ہے، اسی نے پیدا کیا ہے۔ اس نے یہ فرمایا کہ دعوت الی اللہ کرنے والے سے کون بہتر ہوسکتا ہے؟ تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دعوتِ الی اللہ کرنے والے کی کوشش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالائے اور یہ اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبردار بنتا ہوں یا بننے کی کوشش کروں گا۔ مجھ پر (۔) ہونے کا احمدی ہونے کا صرف Label نہیں لگا ہوا۔ بلکہ مَیں خدا تعالیٰ کے احکامات کو کامل فرمانبرداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہوں اور ایک (۔) فرمانبردار تبھی بنتا ہے جب حقوق اللہ کی طرف بھی توجہ رہے اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ رہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ (۔) کے فرمانبردار ہونے کا عبادت کے ساتھ بہت تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ (۔) وہی ہے جو دعا اور صدقات کا قائل ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحة 195 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے جب خانہ کعبہ کی دیواریں کھڑی کرتے ہوئے دعا کی اور ایک عظیم نبی کے برپا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ نبی جو آیات پڑھ کر سنائے، کتاب اور حکمت سکھائے اور نفسوں کو پاک کرے تو اس دعا سے پہلے اپنے لئے اور اپنی ذریت کے لئے بھی یہ دعا مانگی کہ (۔) (البقرة:129) کہ اے ہمارے ربّ! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے عبادت کے طریق بتا۔

پس عبادت کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا جس کے لئے انبیاء آتے ہیں اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل اور اوّل المسلمین تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور حکمت کی باتوں کی سمجھ اس وقت آتی ہے جب نفس میں پاکیزگی ہو۔ اور نفس کی پاکیزگی اس وقت آتی ہے جب عبادت کے اسلوب آتے ہوں، جب خدا تعالیٰ رہنمائی فرمائے اور اس عبادت کے طریق سکھائے جو اس کے ہاں مقبول ہوتی ہے۔

ہم احمدیوں کی خوش قسمتی ہے کہ ہم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جنہوں نے ہمیں وہ عبادت کے طریق سکھائے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے ہیں۔ اور پھر ہماری خوش قسمتی یہ بھی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیں بار بار دعاؤں اور عبادت کی طرف توجہ دلائی اور واضح فرمایا کہ جہاں دعوتِ الی اللہ کے لئے علم حاصل کرو، وہاں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اپنے اعمال کی سمت بھی درست رکھو۔ اپنے اعمال کو اس نہج پر بجالاؤ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں اور عبادات پر زور دو۔

پس ایک تو ہر احمدی جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال اس لئے درست رکھے کہ اس پر ہر ایک کی نظر ہے۔ اگر کسی قسم کا ایسا دینی علم نہیں بھی ہے جو اسے فعّال داعی الی اللہ بنا سکے تب بھی اس کا ہر فعل اور عمل اور قول دوسروں کی توجہ کھینچنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر نیک اعمال ہیں تو لوگ نیکی سے متاثر ہو کر قریب آئیں گے۔ اگر نیک اعمال توجہ کھینچنے کا باعث نہیں ہیں تو شیطان کے چیلے جو ہیں اسے اپنے مقاصد کے لئے پکڑ لیں گے۔ اس سے غلط حرکتیں کرائیں گے۔ آج کل کے زمانے میں تو اس قسم کے لوگ ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح ہم کسی کو قابو کریں اور اپنے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ اور پھر ایک احمدی جو ہے برائیوں میں پڑ کر ان کے ہاتھوں میں چڑھ کر جماعت کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔

دوسری بات جیسا کہ مَیں پہلے گزشتہ تقریر میں شائد بتا چکا ہوں کہ ہر احمدی جو پاکستانی ہے عموماً اس کا باہر کے ملک میں آنا اس کے احمدی ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس لئے جہاں دنیا کمانے کی طرف توجہ دیتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے ہفتہ میں کچھ وقت کم از کم ایک دن تو ضرور دعوتِ الی اللہ کے لئے نکالیں۔ یہاں جو چند سو احمدی ہیں اگر وہ فعال ہو جائیں تو (۔) کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ جماعتی طور پر بھی (۔) کا پروگرام بنے اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر بھی (۔) کا پروگرام بنے تو ایک بہت بڑے طبقہ میں نہیں تو کم از کم ایک خاصے طبقہ میں جماعتی تعارف ہو جائے گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ آج کل ان لوگوں کو مذہب سے بھی لاتعلقی ہے اور ایک تعداد ایسی بھی ہے جن کو خدا تعالیٰ کے وجود پر ہی یقین نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہی یقین نہیں ہے۔ پس ہر طبقہ کے لحاظ سے ان کو (۔) کی ضرورت ہے۔ بیشک یہاں کی اکثریت مذہب سے دوری کے باوجود کیتھولک اثر کے تحت اور ایک لمبا عرصہ عیسائیت کے زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے اور اس ظالمانہ تاریخ کی وجہ سے جو (۔) کو زبردستی عیسائی بنانے کی ثابت ہے، اور بعض خاندانوں اور قبیلوں میں یہ ظالمانہ قصے چلتے بھی چلے جارہے ہیں، اب بھی روایتاً چل رہے ہیں (۔) کے بارہ میں یہ لوگ اس وجہ سے سننا بھی نہیں چاہتے۔ لاتعلق ہیں یا خوفزدہ ہیں۔ لیکن اب بعض جگہ اس ملک میں بھی عیسائیت یا مذہب کے متعلق بے چینی کا اظہار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر منصور صاحب نے مجھے بتایا کہ ویلنسیا میں چارسو سالہ کوئی تقریب منائی جارہی ہے اس میں یہ بھی اظہار ہو گا کہ ہم نے (۔) کا جو جینوسائیڈ (Genocide) کیا یا بڑے وسیع پیمانے پر قتلِ عام کیا ہے، وہ غلط تھا اور ہمیں اس کی معافی مانگنی چاہئے۔ تو یہ احساس جو اَب ابھر رہا ہے اس کو مزید ابھارنے کے لئے ہمارے پاس ایسا لٹریچر اور (۔) کوشش ہونی چاہئے کہ (۔) کی خوبصورت تعلیم تو یہ ہے جو پیار، محبت اور بھائی چارہ سے رہنے اور مذاہب کے عزت واحترام کی تلقین کرتی ہے۔ جو کچھ ہوا وہ یقیناً ظلم تھا۔ تو یہ ایک تعارف کا ذریعہ بنے گا۔ عیسائیت کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑی حکمت سے (۔) کی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ (۔) کا تعارف ہو۔ اور پھر یہ بتایا جائے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے آکر (۔) کا یہ صحیح رخ پیش کیا ہے جو دنیا کی نجات کا باعث بننے والا ہے۔ یہ حالات جب خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں تو اللہ تعالیٰ اب یہ موقع عطا فرما رہا ہے اور جن کے سپرد اس زمانہ میں (۔) کی (۔) کا کام کیا گیا ہے ان کو یہ موقع دیا جارہا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اس ملک میں (۔) کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب یہاں رہنے والوں میں سے ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہوگا کہ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے۔ صرف اس بات پر نہ بیٹھے رہیں کہ یہ لوگ مذہب سے لاتعلق ہیں یا کیتھولک اثر کی وجہ سے (۔) کا پیغام سننا نہیں چاہتے۔ کیا چالیس پچاس یا ساٹھ سال پہلے کوئی تصور کرسکتا تھا کہ (۔) کو آزادی سے یہاں (۔) کی اجازت مل سکتی ہے یا ہم (۔) بنا سکتے ہیں۔ کیا یہ تصور ہوسکتا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ جب انہیں (۔) پر ظلموں کی وجہ سے شرمندگی کا احساس ہوگا اور معافی مانگنے کے اظہار کئے جائیں گے۔ پس یہ کام خدا تعالیٰ کے ہیں، جب چاہتا ہے کہ سعید فطرت لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملے تو ایسی ہوا چلاتا ہے کہ دل خود مائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ دلوں کو مائل کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اور (۔) کرنا انبیاء کے ساتھ الٰہی جماعتوں کے افراد کا کام ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق یہاں (۔) کے نئے نئے راستے تلاش کریں۔ مربیان کے ہفتہ میں ایک دن یا سال میں چند دنوں کے (۔) پروگرام بنانے سے پیغام نہیں پہنچ سکتا۔ وسیع اور باہمت منصوبہ بندی کی ضروری ہے۔ ٹارگٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ایک سال میں آبادی کے کم از کم ایک یا دو فیصد تک احمدیت کا تعارف پہنچانا ہے۔ جن ملکوں میں اس نہج پر کوشش ہورہی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب نتائج نکل رہے ہیں۔ اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے مربیان بھی اور جماعتی نظام بھی اور تمام ذیلی تنظیمیں بھی یہ سارے نظام ساتھ ساتھ چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذمہ بھی یہی کام لگایا تھا۔ ....اور یہی کام حضرت مسیح موعود کے ذمہ لگایا گیا کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) (الشوریٰ:49) ۔ پھر اگر وہ اعراض کریں تو ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کچھ فرض نہیں ہے۔ پس یہ فرض ہے جو ہر ملک میں احمدی نے ادا کرنا ہے۔ یہ فرض ہے جو آپ نے اس ملک میں ادا کرنا ہے۔ بڑی بڑی

کتابیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دو ورقہ شائع کریں بلکہ ایک ورقہ ہی جس میں مختصر الفاظ میں احمدیت کا تعارف ہو اور ایم ٹی اے، ویب سائٹ وغیرہ کا پتہ ہو۔ دلچسپی لینے والے پھر خود ہی توجہ کرتے ہیں۔ اسی طرح جہاں جہاں بھی احمدی رہتے ہیں اپنے علاقہ کے بڑے اور مشہور لوگوں سے رابطے کریں۔ اگر جس طرح مرکز ہدایات دے رہا تھا صحیح طور پر کام ہوا ہوتا، تو (۔) بشارت کو بنے ہوئے اب اٹھائیس سال ہو گئے ہیں اس حوالہ سے ہی آپ کا تعارف مختلف حلقوں میں ہو جاتا۔ ویلنسیا میں (۔) بنانے میں جو روک پڑ رہی ہے اگر تعلقات صحیح رکھے ہوتے تو وہ روکیں بہت پہلے دور ہو چکی ہوتیں۔ جب وقت آتا ہے تو اس وقت آپ کوشش کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ لمبی منصوبہ بندی کرنے کے لئے پہلے سے سوچیں اور مستقل تعلقات رکھیں۔ پس ان سوچوں کو بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس (۔) کی تاریخ کے اٹھائیس سال میں اگر سال میں چند وفود یہاں آ جاتے ہیں تو یہ کوئی کامیابی نہیں ہے یا کوئی بہت بڑا معرکہ نہیں ہے جو آپ نے مار لیا ہے۔ لٹریچر کی وافر تعداد بھی آپ کے پاس نہیں ہے۔ آج کل دنیا کو امن اور معاشی حالات پر بھی کچھ کہنے سننے کا شوق ہے۔ (۔) کی جہاد کے نام پر جو بدنامی ہو رہی ہے اس بارہ میں بھی کچھ سننے کا شوق ہے۔ اس کے مطابق لٹریچر مہیا ہونا چاہئے، اور ہے مہیا، صرف ترجمہ کرنے کی ضرورت ہے۔

مَیں نے کہا تھا کہ بڑے شہروں سے ہٹ کر چھوٹے شہروں اور قصبوں میں جا کر جلسے اور سیمینار وغیرہ کریں۔ اس سے پہلے وہاں جا کر تعارف حاصل کریں۔ وہاں کے مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دیں کہ ایک جلسہ منعقد کرتے ہیں جس میں ہر مذہب والا اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور اس کے مختلف عنوان آپ خود مقرر کر سکتے ہیں۔ اگر سیکرٹریان دعوت و (۔) فعّال ہوں، اگر جماعتی نظام فعّال ہو تو اس کے لئے کرائے پر ہال لئے جا سکتے ہیں۔ غرض کہ بے شمار طریقے ہیں۔ اگر (۔) اور ذیلی تنظیمیں سب فعّال ہو جائیں تو بہت کام ہو سکتا ہے۔ جو سستیاں ہو رہی ہیں وہ ہر طرف سے ہو رہی ہیں۔ فی الحال تو ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم نے پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ یہاں ٹورسٹ بھی بے انتہا آتے ہیں۔ ان کے لئے چھوٹا چھوٹا خوبصورت لٹریچر مختلف شکلوں میں بنا کر دیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو نہیں بھی لیں گے۔ کچھ لیں گے لیکن تھوڑے فاصلے پر جا کے پھینک دیں گے۔ لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہو گی جو پڑھے گی۔ پس ہمارا کام اپنی ذمہ داری کا ادا کرنا ہے۔ اگر ہم اس بات پر کہ Responce اچھی نہیں ہوتی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں تو یہ تو خدا تعالیٰ نے کہا ہی نہیں کہ تم (۔) کرو ضرور تمہیں اچھی توجہ ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ.......... (القصص: 57)۔ تو جسے پسند کرے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

پس دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ اور آپ کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جسے اللہ چاہے گا، جو سعید فطرت ہیں، انہیں ہدایت ملے گی۔ آپ کا کام (۔) کرنا اور دعائیں کرنا ہے، وہ کرتے رہیں۔ تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ہر کوشش کو ضرور پھل لگے گا۔ آپ کا کام اتمامِ حجت کرنا ہے، وہ کریں اور پھر دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بھی پردہ پوشی فرمائے۔ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرمائے اور ہماری کوششوں کو قبول کرے۔ یہ دعائیں ہیں جو ہمیں کرنی چاہئیں۔ اگر ہماری کوششیں صحیح رنگ میں ہوں گی تو باقی کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ پس کوشش اور دعا کا جو اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا ہے اسے ہمیں اختیار کرنا ہو گا۔

یہاں مَیں اس سلسلہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سپین کے جو واقفینِ نو بچے ہیں ان میں سے ایک تعداد جو یہاں کے پلے بڑھے ہیں، جن کو سپینش زبان بھی اچھی طرح آتی ہے اور جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، وہ اپنے آپ کو جامعہ میں جانے کے لئے بھی پیش کریں۔ تا کہ یہاں بھی اور دنیا کی اور مختلف جگہوں میں بھی جہاں سپینش بولی جاتی ہے اس زبان کو جاننے والے (۔) کی جو کمی ہے اسے پورا کیا جا سکے اور ہم ان تک پیغام پہنچانے کا حق ادا کر سکیں یا کم از کم کوشش کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 682 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''(۔) سلسلہ کے واسطے دوروں کی ضرورت ہے، مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 682 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ یورپ وغیرہ میں (۔) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان ممالک میں جانا ایسے لوگوں کا کام ہے جو ان کی زبان سے بھی بخوبی واقف ہوں۔ اور ان کے طرزِ بیان اور خیالات سے خوب آگاہ ہوں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 684 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہاں رہنے والے جو ہیں وہی اس چیز سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو وقفِ نو کی سکیم کے تحت والدین کو اولاد وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب اس نہج پر بچپن سے ہی ان کی تربیت کرنا بھی والدین کا کام ہے۔ ایسی تربیت کریں کہ وہ جامعہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ یہاں کی زبان اور طرزِ زندگی سے بھی واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا (۔) کا کام کوئی چند سال کا یا دو چار، دس سال کا کام نہیں ہے۔ یہ تو ہمیشہ جاری رہنا ہے۔ پس جہاں فوری طور پر ہنگامی بنیادوں پر (۔) کے پروگرام بنیں۔ وہاں لمبے عرصہ پر حاوی اور گہری سوچ و بچار کے بعد وسیع پروگرام بھی بنائیں۔ تبھی ہم (۔) کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ پس اس کے لئے ہمیں خالص ہو کر کوشش کرنے کی ضرورت ہو گی۔ اپنی زندگیوں کو تقویٰ سے بھرنا ہو گا۔ عہدیداروں کو صرف عہدوں سے غرض نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس مقصد کی پہچان کرنی ہو گی جس کے لئے اللہ تعالیٰ ان کو خدمت کا موقع دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے''۔

فرماتے ہیں: ''جو دل ناپاک ہے، خواہ قول کتنا ہی پاک ہو، وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا''۔

فرمایا: ''پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اب یہ جو فرمایا کہ تخم ریزی کی جائے تو تخم (بیج) تو اسی لئے لگایا جاتا ہے کہ اس کو پھل لگیں۔ ہر احمدی کو پھل کی دو صورتیں ہیں۔ ایک اپنی حالتوں کو بدلنے کے لئے، ایک اپنی نسلوں کو احمدیت پر قائم رکھنے اور تقویٰ پر چلانے کے لئے اور پھر پیغام پہنچا کر دنیا کو (۔) کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے۔ تو ایک ہی درخت ہے جس کو مختلف قسم کے پھل لگ رہے ہیں۔ اور ہر احمدی کو اس طرف سوچنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں، ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنے والے ہوں اور اس سے مدد پانے والے ہوں۔ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اور اس زمانہ کے مامور کے ذریعہ (۔) کا پیغام پہنچانے کا جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے اس کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

(بقیہ از صفحہ 1 رائے عطا محمد صاحب)

بیت کھولیں ہم نے کلمہ طیبہ مٹانا ہے۔ مکرم رائے عطا محمد صاحب دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے کہ باوردی پولیس نے خود آنا ہے تو آئے اور کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ بوڑھے آدمی تھے اور دل کے مریض بھی تھے انہوں نے کہا کوئی اور اگر آئے گا تو میری لاش پر سے گزر کر اندر جائے گا۔ پولیس بہرحال پھر واپس چلی گئی۔ اس وجہ سے کیونکہ آپ دل کے مریض تھے، دل کی تکلیف بڑھ گئی۔ گھر جا کے طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور گھر جا کر ان کو بڑی شدت سے ہارٹ اٹیک ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں وفات ہوگئی۔

اسی دن مقامی طور پر مکرم حافظ ناصر احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ 152 شمالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے میت ربوہ لائی گئی۔ رات 9:30 بجے دارالضیافت میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ دو بھائی تھے آپ کے بڑے بھائی مکرم محمد فیروز منگلا صاحب نمبردار مرحوم نے مکرم ملک نور محمد صاحب جوئیہ مرحوم کے ذریعہ 1960ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد 1964ء میں آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ دونوں بھائی خدا کے فضل سے نہایت مخلص اور فدائی احمدی ثابت ہوئے۔ دونوں بھائیوں کو مختلف عہدوں پر جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ مکرم رائے عطا محمد صاحب کو ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال کے خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ 1977ء میں جب جماعت کو اپنی الگ بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی تو ان دونوں بھائیوں نے مثالی قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی اور تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 2004ء میں جماعت نے جب دوبارہ بیت الذکر کی توسیع کا فیصلہ کیا تو مرحوم نے دن رات ایک کر کے بیت کی تعمیر میں حصہ لیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کی تحریک فرمائی تو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کروالی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بہن مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اور تین بھتیجے مکرم رائے محمد اقبال صاحب نمبردار، مکرم رائے آصف اقبال صاحب، مکرم مدثر اقبال مظہر صاحب آف لندن اور دو بھتیجیاں ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 مئی 2010ء کو ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 21 مئی کے خطبہ جمعہ میں ذکر خیر فرماتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد دوبارہ نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1 حفیظ احمد شاکر صاحب)

بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس احمدی بھائی کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، آپ کی تدفین عام قبرستان میں امانتاً کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 21 مئی 2010ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا نیز نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

آپ 1961ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام مکرم علی محمد صاحب مرحوم ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باورچی تھے بعد ازاں سرگودھا کے ایک چک میں رہائش اختیار کر لی اور ایک عرصہ تک کریانہ کی کامیاب دکانداری کی۔ مرحوم کے والد اپنے خاندان کے واحد احمدی تھے۔ مخالفانہ حالات کی وجہ سے ربوہ منتقل ہوگئے اور بیٹے روزگار کی تلاش میں مختلف شہروں میں چلے گئے۔ آپ نے ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی اور 1980ء میں کراچی کے حلقہ النور سوسائٹی میں رہائش پذیر ہو گئے اور اس سال کے شروع میں حلقہ گلشن اقبال میں رہائش اختیار کی۔ میڈیکل سٹور کے کاروبار سے منسلک ہو گئے، 25 سال سے یہ کام کر رہے تھے، کچھ عرصہ پہلے اپنا میڈیکل سٹور بنایا تھا۔ آپ اپنے حلقہ میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری تجنید تھے۔ بہت لگن اور محنت سے خدمت دین بجا لانے والے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، اہلیہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی، ایک بیٹا عزیزم فائق احمد متعلم سیکنڈ ایئر اور دو بیٹیاں عزیزہ قرۃ العین جو D.Pharm کے تیسرے سال کی طالبہ ہیں اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں اور عزیزہ طوبیٰ حفیظ متعلم کلاس نہم چھوڑی ہیں۔

آپ معاملہ فہم، جماعتی نظام کو سمجھنے والے، سچے اور کھرے انسان تھے۔ جھوٹی بات کو بہت ناپسند کرتے تھے، ٹھنڈے دماغ کے مالک، عاجزانہ زندگی بسر کرنے والے شریف النفس وجود تھے۔ آپ اپنی کاروباری مصروفیات کے باوجود پہلے خدام الاحمدیہ کے دور میں اور پھر انصار اللہ میں شامل ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم اور جماعتی نظمیں خوش الحانی سے پڑھنے میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ اور آل پاکستان مقابلہ جات میں اکثر پوزیشنز لیا کرتے تھے اور گزشتہ تین سال سے انصار اللہ پاکستان کے علمی مقابلوں میں کراچی کی نمائندگی کرتے رہے اور انعامات حاصل کرتے رہے۔

خلافت جوبلی کے موقع پر وصیت کی تحریک میں شمولیت کی۔ آپ کو تلاوت قرآن کریم کا خاص شوق تھا۔ کراچی میں ہونے والے مختلف ضلعی پروگرامز میں آپ ہی تلاوت قرآن کریم کیا کرتے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم بشارت احمد کوثر صاحب معلم وقف جدید چک 169 گرمولہ ضلع شیخوپورہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم احسان اللہ تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 جولائی 2009ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فیضان احمد نام عطا فرمایا ہے اور نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیز سلسلہ احمدیہ کا خادم اور والدین کا خدمت گزار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم خالد صاحب لالہ رخ واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے PTCL نے میرے بیٹے عطرش اسلم کو ان 15 آفیسرز میں منتخب کیا ہے۔ جو چھ مہینے کی محکمانہ ٹریننگ کیلئے چین جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے عزیزم کی سفر میں سلامتی، صحت اور محکمانہ ٹریننگ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے اور خیریت واپس لائے۔ آمین

گمشدہ بچوں کا عالمی دن

گمشدہ بچوں کا دن سب سے پہلے امریکہ میں منایا گیا۔ نیویارک سے تعلق رکھنے والا چھ سالہ بچہ ایٹن پائز اس کی بنیاد بنا۔ اسے 25 مئی 1979ء کو آخری بار سکول جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ جس کے بعد وہ لاپتہ ہوگیا۔ امریکی صدر رونالڈ ریگن نے 25 مئی 1983ء کو نیشنل مسنگ چلڈرن ڈے قرار دیا، جواب اسی تاریخ کو ہر سال عالمی سطح پر منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے کا مقصد عوام کو ترغیب دینا ہے کہ وہ دنیا بھر میں گمشدہ بچوں کے بارے میں سوچیں۔ یہ دن یاد دلاتا ہے کہ ہم گمشدہ بچوں کو نہیں بھولے۔ دنیا جواب گلوبل ویلج بن گئی ہے، اس میں ان کی تلاش جاری رہے گی۔ یہ دن ایک طرح سے امید کا پیغامبر بھی ہے۔ غبارہ گمشدہ بچوں کے دن کا سرکاری نشان ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

APV وین سروس 7 سیٹر
ربوہ سے لاہور
A/C
پہلا ٹائم صبح 5:30 بجے
دوسرا ٹائم صبح 7:00 بجے
تیسرا ٹائم صبح 10:00 بجے
چوتھا ٹائم دوپہر 1:00 بجے
پانچواں ٹائم سہ پہر 3:00 بجے
چھٹا ٹائم سہ پہر 4:00 بجے
ساتواں ٹائم شام 6:00 بجے
کرایہ فی سواری -/270 روپے
خصوصی پیکیج
لاہور ایئرپورٹ سنگل سائیڈ
3000/=
سپیشل بکنگ اڈا سے اڈا
1890/=
شادی بیاہ، ٹورز کیلئے اے سی کوچز کی بکنگ کی سہولت
ربوہ گڈز مین بس سٹاپ ربوہ
047-6214222,0345-7874222
0321-7874222

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو منجذب کرتی ہے
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

نواب شاہ کے ایک احمدی دوست مکرم انوار الحق صاحب ابن نور محمد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے انجیو پلاسٹی کے کامیاب آپریشن کے بعد نواب شاہ واپس آچکے ہیں اور روبصحت ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

برادرم محترم محمد صدیق میمن صاحب آف مورو ضلع نوشہرو فیروز دل کے بائی پاس کے بعد مورخہ 6 مئی 2010ء کو واپس مورو آچکے ہیں اور روبصحت ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طیب احمد زاہد صاحب سیکرٹری مال جماعت دھرکنہ اور خاکسار کی بیٹی مکرمہ طاہرہ نصرت صاحبہ نائب صدر لجنہ جماعت دھرکنہ کو مورخہ 14 مئی 2010ء کو موٹر سائیکل حادثہ میں چہرے پر زخم آئے ہیں۔ فریکچر وغیرہ سے تو دونوں بچ گئے ہیں۔ البتہ بیٹے کے سینے میں بھی چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظہیر احمد صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ان دنوں دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ اکثر طبیعت ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں جلد اور کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:06

دار الصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ
دار الصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے نزد کوٹھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے
برائے رابطہ ربوہ 0321-7712480
برائے رابطہ لاہور 0300-8443234

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈ شیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوٹی پارلر، سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجر، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل 0300-6652912 فون 041-2635374

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاؤز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513, 042-7963207, 7963531

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس 1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیر
پیچ
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بیگ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں
دعاگو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:citipolypack@hotmail.com

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
فرخ لقمان
0302-8411770
042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

MBBS in China With PMDC
➔ Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by W.H.O & Govt. Of China.
➔ Southeast University.
->No need to take any test in Pakistan due to PMDC.
->Admissions are open for September / October.
->Very appropriate tuition fee.
English Medium.
->No Bank Statement, No IELTS / TOEFL
->Pay fee upon arrival to the University.
->Excellent environment for female Students.
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35177124 /35162310/ 0302-8411770.

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فائر پلیس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل اور ینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد بجلی چوک لاہور پاکستان

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
042-7223228
7357309
0301-4020572
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جو دھال بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ

3D/4D ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ کا آغاز
گائنی آبس (زچہ و بچہ) دوران حمل پیچیدگیوں کیلئے کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ (Feato Placental B.flow)
Transvaginal کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ (صرف لیڈی ڈاکٹر ہی کرسکتی ہے)
چھاتیوں (Breast) گلہڑ (Thyroid) سر درد اور پنڈلیوں کی درد (DVT) کیلئے شریانوں کا کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ
گردے، پتے، مثانہ کی رسولیوں اور پتھریوں کیلئے کلر ڈاپلر فیس میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے
جدید دور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
047-6213944
047-6214499
یادگار چوک ربوہ

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس
A/C سروس کی سہولت موجود ہے
سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اوون
گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔
1-KVA سے 5 KVA جنریٹر
جنریٹر اور اس سے بڑے تمام سائز جنریٹر پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہے
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL)
042-5124127, 042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور